رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دوبار

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل — چندہ دو روپے آٹھ آنے

نمبر ۲۲ | ۱۵ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ | جلد ۲

KHILAFAT LIBRARY

نعت النبی صلعم

الٰہی عشق محمدؐ مدام ہو جائے
زباں پہ بیٹھتے اُٹھتے یہ نام ہو جائے

دلوں میں گھر کرے! اس طرح نام پاکِ حبیب
جہاں سے کفر و ضلالت تمام ہو جائے

مہِ عرب ہو! ضیا پاش اپنی اُمت پر
نصیب پھر اسے رفعت کا بام ہو جائے

نہ ہونے دوں میں سحر پھر۔ اگر مجھے اک بار
کبھی وصال کی حاصل جو شام ہو جائے

الٹ دے پردۂ گیسو جو رُخ سے باد صبا!
اُمید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

طواف میں رہوں ہیں قادیاں مدینہ کے
بس اپنی عمر اسی میں تمام ہو جائے

بلائیں روضہ پہ اپنے جو سرورِ عالم
صبا سے پہلے یہ حاضر غلام ہو جائے

اسی امید پہ ہوں تشنہ دیر سے میں کھڑی
نصیب دید کا شاید کہ جام ہو جائے

نظر ہو مہر کی مجھ تیرہ بخت پر مولا
تمہارا نام ہو! اور میرا کام ہو جائے

عطا جو شربتِ دیدار ہو مرے آقا!
یہ میرا روز کا رونا تمام ہو جائے

دعا قبول ہو میری یہ اے مجیبِ مسیح
کہ کل جہاں کا محمودؑ امام ہو جائے

شمیم نعتِ محمدؐ میں گر رہے مشغول
تو بے خطر ترا جنت مقام ہو جائے

رشحۂ [illegible] شمیم [illegible]

پشاور میں لجنہ اماء اللہ کا قیام

جیسا کہ میری عزیز بہنوں کو معلوم ہے کہ خان صاحب کی پشاور تبدیل ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ نوشہرہ ٹھیر کر میں پشاور آگئی۔ مورخہ ۱۴ر اکتوبر کو ہمارا ایک زنانہ جلسہ لجنہ کے قیام کے لئے مکرم برادر خان صاحب عبد المجید خان صاحب انسپکٹر پولیس پشاور کے مکان پر ہوا بعد تلاوت کلام مجید و نظم عاجزہ نے حضور کی وہ ہدایات و شرائط جو حضور نے ابتدائی تحریک لجنہ کے وقت بیان کی تھیں اور جو لجنہ کی ممبرات کے لئے ضروری ہیں سنائیں۔ اس کے بعد سکرٹری و دیگر عہدوں کا سوال پیش ہوا:۔

(۱) پریزیڈنٹ و سکرٹری لجنہ اماء اللہ و امین عاجزہ زبیدہ خاتون اہلیہ خان صاحب محمد نواز خان۔

(۲) اسسٹنٹ سکرٹری:۔ زیب النساء بیگم بنت عبد المجید خان صاحب انسپکٹر پولیس۔

(۳) محصل صاحب۔ والدہ محمد اقبال صاحب۔

(۴) تیرہ ممبرات بنی ہیں۔ (۵) نو عمر لڑکیوں میں شوق اور توجہ پیدا کرنے کے لئے میں نے بلقیس بیگم بنت ڈاکٹر فیض الدین صاحب کو سکرٹری دستکاری مقرر کیا جو لڑکیوں میں ملکر دستکاری وغیرہ کرینگی اور انشاء اللہ میں خود بھی دیکھ بھال کرونگی۔ ایک اتوار بیچ میں چھوڑ کر ہر دوسرے اتوار کو لجنہ کے اجلاس ہونگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۷ر اکتوبر کو ہماری لجنہ کا دوسرا اجلاس ہوگا اور اسی دن چندہ کی وصولی کا انتظام کر کے پھر اطلاع دونگی۔

(نوٹ) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ و دیگر بزرگان ملت اور بہنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ہماری لجنہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

جس وقت میں شادی ہو کر لاہور گئی اور نوشہرہ کی لجنہ کو چھوڑا۔ میرے مکرم ماموں صاحب شیخ احمد اللہ صاحب نے تاکید کی تھی۔ کہ جاتے ہی لجنہ قائم کرنا۔ کیا ہی مبارک تحریک تھی۔ جس طرح میرے مولا نے انکو باوجود مخالفت و دیگر وجوہات کے قائم کر دیا۔ اسی طرح میرا مولا پشاور کی لجنہ کو بھی بابرکت کرے۔ والسلام طالب دعا۔ زبیدہ خاتون اہلیہ خان صاحب محمد نواز خان محلہ گل بادشاہ انجمن احمدیہ پشاور

وفات حسرت آیات

میں نہایت رنج و قلق سے اطلاع دیتی ہوں کہ ۷ر نومبر روز جمعرات میرے پیارے تایا جی خدا داد خان صاحب رسالدار ہمیں داغ مفارقت دیکر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص بہت سی خوبیوں کے انسان تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے قدیمی خدام سے تھے۔ مرحوم نے اپنی یادگار میں تین بچے چھوڑے ہیں جن پر یتیمی نے سایہ کیا ہے بڑا لڑکا عطاء اللہ خان عمر ۱۶ سال۔ سیف اللہ خان عمر ۱۱ سال ایک لڑکی زینب بی بی عمر ۱۳ سال۔ ناظرات مصباح سے التماس ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں نیز ان بچوں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو نیک خادم دین بنائے۔ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم نے عارف والا ضلع منٹگمری میں وفات پائی۔ لاش بذریعہ موٹر دار الامان لائی گئی۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ غم زدہ عظمت بنت سردار کرم داد صاحب قادیان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۵ ر نومبر ۱۹۲۸ء

ایک مسلمہ خاتون کا تبحر علمی

آج کل بڑا زور اس امر پر ہے - کہ پردہ نسواں اُڑا دیا جائے - کیونکہ اس پردہ نے ترقی نسواں معکوس کر رکھی ہے - اور اسی نے علمی دروازے خواتین پر بند کر دیئے ہیں - ذیل میں ایک پردہ نشین خاتون کے علمی فہم کا نظارہ پیش کرتی ہوں - جو اپنی تمام تر گفتگو قرآن کریم ہی کے پیرایہ میں ادا کرتی تھیں - اور انہیں اس اُم الکتاب پر پورا پورا عبور تھا مخالفین پردہ غور فرمائیں - کہ کیا ذیل کا مکالمہ ان کے اس قول کی تردید نہیں کر رہا؟ کہ "مستورات کا پردہ ہی ان کے لئے وجہ جہالت ہے"

ہمارے ماضی میں اُمت محمدیہ کی ماؤں میں سے ایک عالمہ جیدہ خاتون گذری ہیں جن کا نام نامی رابعہ بصری رحمہا تھا - انہوں نے بحالت پردہ نشینی علم و فضل کے انتہائی مدارج و منازل طے کئے - ان کے فہم و فراست نے دنیا کو دنگ کرنے کے علاوہ فرقہ ذکور کی ذہنی طاقت کو بھی ہزیمت فاش دی - کہ آخر انہوں نے حضرت رابعہ بصری کی کامل الدماغی کا لوہا مانتے ہوئے ان کے سامنے زانوئے ادب تہ کئے - ان کے فہم قرآنی کا نمونہ ذیل کا مکالمہ ہے -

حضرت عبداللہ بن مبارک شاگرد حضرت امام اعظم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے جا رہا تھا - کہ اثنائے راہ میں خاتون موصوفہ سے ملاقی ہوا - اس طرح کہ وہ اپنے قافلہ سے بچھڑ گئی تھیں - اس لئے راستہ میں بیٹھی تھیں کہ کوئی اس طرف کو جانیوالا ہو تو ساتھی بن کر جاؤں - چنانچہ جب حضرت عبداللہ ان کے قریب پہنچے - اور معلوم کیا - کہ آپ رابعہ ہیں تو السلام علیکم کہا

حضرت رابعہ - سلام قولاً من رب رحیم

(یہ گویا ان کے سلام کا جواب تھا)

عبداللہ: - اللہ آپ پر رحمت کرے - آپ یہاں کیوں ٹھہری ہیں؟

حضرت رابعہ: - ومن یضللہ فلا ھادی لہ (یعنی مجھے راستہ بھول گیا) - عبداللہ - آپ کہاں جانے کا ارادہ رکھتی ہیں؟ حضرت رابعہ: سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ - یعنی میں حج سے فارغ ہو کر بیت المقدس جانے کا ارادہ رکھتی ہوں - عبداللہ: - آپ کو یہاں ٹھہرے ہوئے کتنے روز ہوئے ہیں - حضرت رابعہ: - ثلٰث لیال سویاً - یعنی پوری تین راتیں - عبداللہ: - آپکے پاس خوراک تو نظر نہیں آتی - پھر آپنے اتنے دن کس طرح گذارا کیا؟

حضرت رابعہ: - ھو یطعمنی ویسقین - یعنی میرا پروردگار مجھے رزق پہنچاتا ہے - عبداللہ - یہاں تو کوسوں پانی نہیں - آپ وضو کیونکر کرتی ہیں - حضرت رابعہ فلم تجدوا ماءً فتیمموا صعیداً طیباً - یعنی پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کے حکم پر عمل کرتی ہوں - عبداللہ: میرے پاس خوراک موجود ہے - آپ کھانا چاہیں تو پیش کردوں -

حضرت رابعہ: - اتموا الصیام الی الیل - یعنی میں

KHILAFAT LIBRARY

رات تک روزہ پورا کروں گی۔ عبداللہ:۔ یہ ماہِ صیام تو نہیں آپ نے کیوں روزہ رکھا ہے؟ حضرت رابعہ:۔ ومن تطوع خیراً فان اللہ شاکر علیم۔ یعنی جو شخص نیکی کی طاقت رکھتے ہوئے نیکی بجا لاتا ہے۔ اللہ اسکو قبول کرتا ہے یعنی میرا روزہ فرضی نہیں نفلی ہے

عبداللہ:۔ کیا سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت ہے؟

حضرت رابعہ:۔ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ یعنی اگر رکھ سکو روزہ تو یہ تمہارے لئے اور بھی بہتر ہے۔ عبداللہ:۔ جس طرح میں اپنی زبان میں گفتگو کرتا ہوں۔ آپ بھی ایسا کیوں نہیں کرتیں؟ حضرت رابعہ ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید یعنی انسان اپنی ہر بات کا جوابدہ ہے اس لئے وہی بات کرنی چاہیئے۔ کہ جس کی باز پرس نہ ہو۔ عبداللہ:۔ آپ کس قبیلہ سے ہیں؟ حضرت رابعہ:۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا ہر بات کی واقفیت حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ کیونکہ ہر عضو سے حساب طلب ہوگا۔ یعنی میرا قبیلہ معلوم کر کے تم نے کیا لینا ہے؟ عبداللہ:۔ مجھ سے غلطی ہوئی۔ معاف فرمائیں۔

حضرت رابعہ:۔ لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم۔ یعنی تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ اللہ تم کو معاف فرمائے

عبداللہ:۔ آپ چاہیں تو اپنی اونٹنی پر بٹھا کر آپ کو قافلے میں پہنچا دوں۔ حضرت رابعہ:۔ وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ۔ یعنی اگر تم بھلائی کرو۔ تو اللہ تم کو اجر دیگا۔

چنانچہ جب حضرت عبداللہ نے آپکے پاس اپنی اونٹنی لاکر بٹھا دی۔ اور آپ پاس کھڑے ہو گئے تو حضرت رابعہ نے فرمایا قل للمومنین یغضوا من ابصارھم۔ مطلب یہ تھا کہ تم ایک طرف ہو جاؤ۔ تاکہ میں آسانی سے سوار ہو سکوں پس جب عبداللہ ایک طرف ہو گئے۔ اور آپ سوار ہونے لگیں تو اونٹنی ڈر کر بدک گئی جس سے انکی چادر الجھ کر پھٹ گئی حضرت عبداللہ نے یہ دیکھ کر اظہار افسوس کیا۔ حضرت رابعہ نے فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم یعنی اس میں تمہارا کیا قصور ہے۔ یہ واقعہ میری شامت اعمال سے ہوا۔ عبداللہ:۔ آپ ٹھہر جائیں۔ تو میں اونٹنی باندھ دوں

حضرت رابعہ:۔ ففہمنٰہا سلیمان۔ یعنی تو سمجھانے سے (باندھے) جب بھی یہ سوار نہ ہونے دیگی۔ جب عبداللہ نے اونٹنی کو قابو کر لیا۔ اور آپ سوار ہو گئیں۔ تو فرمایا:۔ سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الیٰ ربنا لمنقلبون مطلب یہ ہے کہ شکر ہے اللہ کا جس نے حیوانوں کو ہمارا مطیع کیا۔ حضرت عبداللہ اونٹنی کی مہار پکڑ کر روانہ ہوئے۔ اور اثناء راہ میں بلند آواز سے شعر پڑھنا شروع کر دئے

حضرت رابعہ نے فرمایا:۔ واقصد فی مشیک واغضض من صوتک۔ یعنی رفتار تیز کرو۔ اور آواز کم۔ یعنی شعر گوئی چھوڑ دو۔ عبداللہ نے اونٹنی کی چال تیز کر دی۔ اور بلند آواز سے غزلیات پڑھنے کی بجائے دھیمی آواز سے بولنا شروع کر دیا۔

حضرت رابعہ:۔ فاقرءوا ما تیسر من القرآن یعنی ان بے سروپا غزلیات کی بجائے تم قرآن کریم کی تلاوت کرو۔ عبداللہ۔ اللہ نے تو آپ کو بہت سی خوبیاں عطا کی ہیں۔ مگر تمام جہان آپ کی طرح کس طرح ہو سکتا ہے۔ حضرت رابعہ:۔ وما یذکر الا اولوا الالباب

نیک وہ ہے جو نیک کام کرے اور نیکی کے راستہ پر چلے۔

عبداللہ "کیا آپکے شوہر زندہ ہیں؟" حضرت رابعہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔ (اے ایمان والو! ایسی باتیں دریافت نہ کرو کہ تمھیں بتلائی جائیں تو ناگوار گذریں) مطلب یہ آپکو بلا ضرورت اس سوال کی کیا ضرورت ہے۔

جب قافلہ کے قریب پہنچ گئے تو عبداللہ نے دریافت کیا کہ "بتلائیے اس قافلہ میں آپکا کون ہے؟"

حضرت رابعہ اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ یعنی مال اور بیٹے دنیا کی زندگی بسر کرنے کی زینت ہیں عبداللہ سمجھ گئے کہ قافلہ میں انکے بیٹے ہونگے چنانچہ دریافت کیا کہ آپکے فرزند کا کیا نام ہے اور قافلہ میں کس کام پر مامور ہیں؟"

حضرت رابعہ وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ (ستارے راستہ بتاتے ہیں) مطلب یہ کہ میرے بیٹے قافلہ کے سردار ہیں۔

عبداللہ "انکا نام؟" حضرت رابعہ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ مطلب یہ تھا کہ اس قافلہ میں تم ابراہیم موسیٰ اور یحییٰ کو آواز دو یہی میرے فرزند ہیں چنانچہ حضرت عبداللہ نے یہی نام پکارے تو تین نوعمر لڑکے خیمے سے باہر نکلے انہوں نے حضرت رابعہ کو اونٹنی سے اتار لیا اور عبداللہ سے باتیں کرنے لگے حضرت رابعہ نے بیٹوں سے کہا۔ رابعہ فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِنْهُ۔ یعنی بھیجو تم کسی کو شہر کی طرف اپنا سکہ دیکر وہاں سے کھانا لے آئے۔ یہ سنتے ہی ایک بیٹا اٹھا اور جا کر کھانا لے آیا حضرت رابعہ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ یعنی کھاؤ پیو اسکے عوض جو تم خالی دنوں میں کر چکے ہو مطلب یہ تھا خوب پیٹ بھر کر کھاؤ۔ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

امۃ الحفیظ بیگم از کانڈلے ایر بٹا

پھول پتیاں

بازار میں عام طور سے اس قسم کی چوخانی جالی فروخت ہوتی ہے۔ اس میں پانچ پانچ خانے لمبائی چوڑائی میں چھوڑ کر خانہ بھری مختلف قسم کے ریشم یا سادے دھاگوں سے یا کروشیہ سے کریں۔ اور اس قسم کی پھول پتی بنا گریبان کو زینت دیں۔ یا کسی رشتہ دار کو تحفہ دیکر انعام حاصل کریں۔ یا بازار میں فروخت کریں۔ یا اپنے کسی اچھے موقعہ پر کام میں لائیں۔ اگر اس کو آگے بڑھانا ہے۔ تو پانچ پانچ خانہ کا حساب رکھکر بناتی چلی جائیں۔ یہ مختلف صورتوں میں کام دے سکتے ہیں:۔

کناری بنانے میں لمبائی یا چوڑائی میں پانچ خانے لیں۔ اوپر اور نیچے کے خانے چھوڑ دیں۔ پھر دوسری قطار سے تین خانے چھوڑ کر چوتھے خانہ کو بھریں۔ اسی طرح دوسری قطار بھرتی چلی جائیں۔ تیسری قطار میں ایک خانہ چھوڑ کر دوسرا خانہ بھریں۔ اور تیسرا خانہ چھوڑ کر

چوتھا خانہ بھریں - علیٰ ہذالقیاس بھرتی چلی جائیں - لیکن خانہ پری کرتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے - کہ جو خانہ بھرا ہے - اس کے اوپر کا حصہ خالی رہے - بعدہٗ دوسری قطار کی طرح چوتھی کو بھریں - یعنی تین خانے چھوڑ کر چوتھے کی خانہ پُری کریں - یہ بات نقشہ سے اچھی طرح سمجھ میں آسکیگی ؀

KHILAFAT LIBRARY

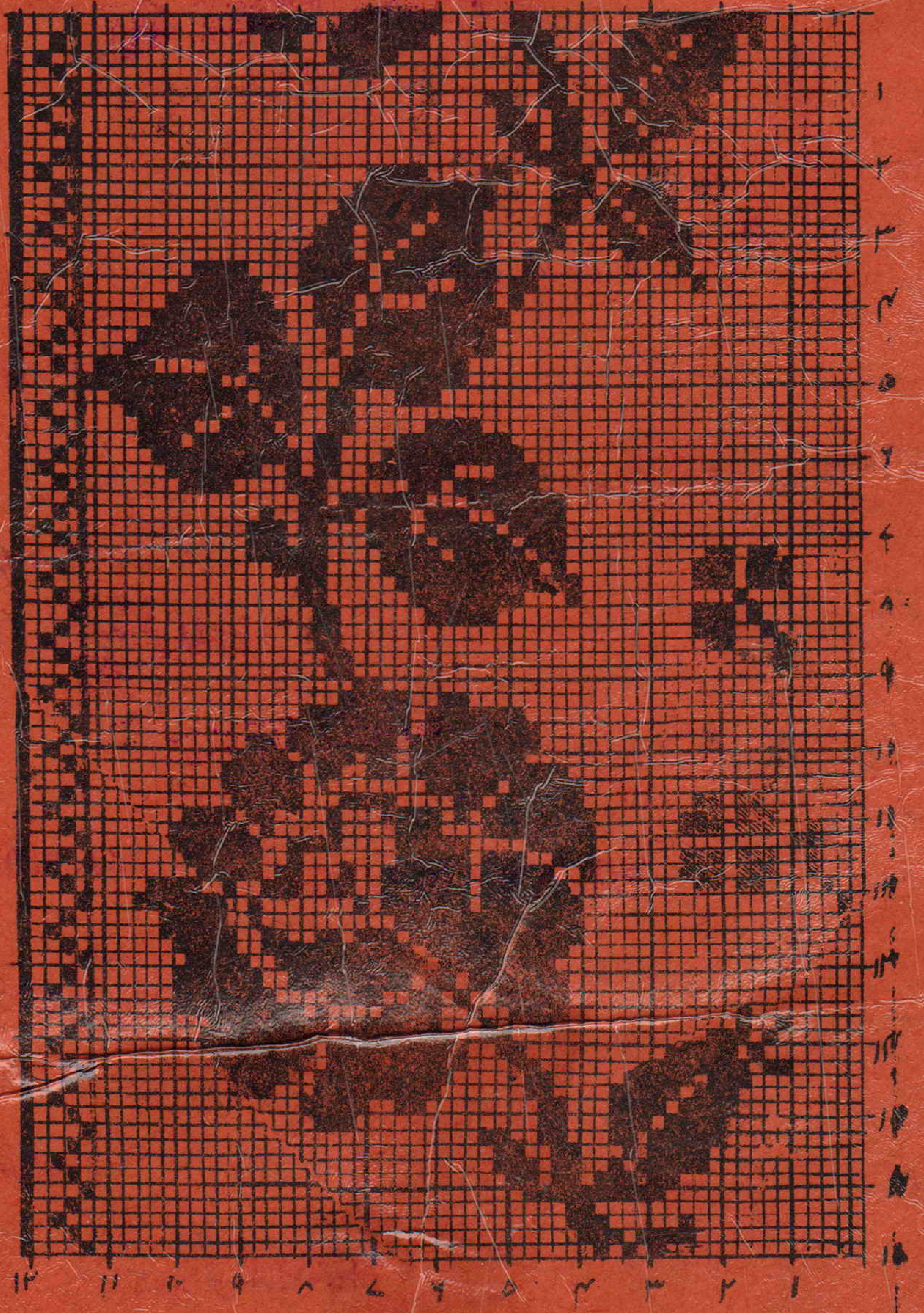

انشاءاللہ آئندہ اشاعت میں مَیں اپنی بہنوں کو کسی اور قسم کی پھول پتی بنا کر دکھاؤں گی جو کہ باعث پسندیدگی ہوگی ؀

راقمہ اہلیہ منشی محمد بدرالحسن سلیم جھنجھانوی قادیان

قدرت کا عظیم الشان عطیہ

ہوا

(نمبر۲)

بہنو! تازہ ہوا کے متعلق پہلے نمبر میں کسیقدر لکھ چکی ہوں۔ آج اس مضمون کے بعض اور پہلوؤں پر کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہدایت کو نور (روشنی) اور گمراہی کو ظلمت (اندھیرا) کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ اور بار بار نور کی پیروی اور ظلمت سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یعنی ہم نے موسیٰؑ کو اپنے نشانوں کے ساتھ بھیجا (اور حکم دیا) اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال۔ خود اللہ تعالےٰ کو قرآن کریم میں نُورُ السّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہا گیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ منافقوں کے متعلق سورہ بقرہ میں ذکر کرتا ہے۔ مثلھم کمثل استوقد نارًا۔ فلمّا اضاءت ماحولہٗ ذھب اللہ بنورھم وترکھم فی ظلمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ ۞ یعنی منافقوں کی مثال اس شخص کی مانند ہے۔ جس نے آگ جلائی۔ اور اردگرد روشن کرلیا۔ تو اللہ انکا نور لے گیا۔ اور انکو اندھیروں میں چھوڑ دیا۔ کہ نہیں دیکھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام بھی فرماتے ہیں:۔

آفتاب صبح نکلا اب بھی سوتے ہیں یہ لوگ
دن سے ہیں بیزار اور راتوں سے کرتے ہیں پیار
روشنی سے بغض اور ظلمت پہ وہ قربان ہیں
ایسے بھی شپّر نہ ہونگے گرچہ تم ڈھونڈو ہزار

بہنو! آپکو علم ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے روحانی اور جسمانی قانون برابر برابر جاری رہتے ہیں۔ دنیا میں آپ دیکھتی ہیں۔ کہ ظلمت (رات) کے بعد نور (دن) اور خشک سالی کے بعد بارانِ رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح روحانی طور پر جب دنیا میں ظلمت اور گمراہی پورے طور پر چھا جاتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ایک نبی یا مجدّد بھیج دیتا ہے۔ جو دنیا کی ظلمت کو نور سے بدل دیتا ہے۔

اِن مثالوں سے میرا مدعا صرف یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے روحانی اور جسمانی قانون دونو ایک ہی رنگ میں جاری ہیں۔ اسلئے ہمیں چاہیئے۔ کہ جس طرح ہم روحانی طور پر ظلمت سے بچتے اور نور کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح جسمانی طور پر بھی ظلمت یعنی تاریکی سے پرہیز کریں اور حتی الوسع اپنا سارا وقت روشنی میں گذارنے کی کوشش کریں۔

معزز ناظرات! ہوا اور روشنی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جس کمرہ میں تاریکی ہوگی وہاں تازہ ہوا بھی ہرگز نہ ملیگی۔ اندھیری کوٹھریوں سے ایک خاص قسم کی بدبو آپنے اکثر محسوس کی ہوگی یہ گندی وکثیف ہوا کی بدولت ہی ہوتی ہے اندھیرے مکانوں میں رہنے والے اشخاص اسی لئے کمزور اور زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔

پس یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم ہمیشہ ہوا اور روشنی میں زندگی بسر کریں۔ اور بچوں کی تربیت

KHILAFAT LIBRARY

بھی ایسی طرز پر کریں۔ کہ وہ روشنی و تازہ ہوا کے فوائد سے پوری طرح واقف ہوں اور اندھیرے مکانوں سے نفرت اُن کی عادت میں داخل ہو جائے۔ ہوا کے ذریعہ سے بہت سی امراض کا علاج بھی کیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص جُڑ گیا ہو۔ تو اُسے گرم ہوا کی بھاپ دینے سے پسینہ آجائیگا۔ اور اُسکے جوڑ کھل جائینگے۔ اس طریقہ سے جو بھاپ دیجاتی ہے۔ اُسے ٹرکش باتھ کہتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

دیرینہ بخار، سل اور دیگر بہت سی امراض میں تبدیلی ہوا بہت عمدہ علاج ہے۔ ہمارے جسم کے ساتھ ہوا کا اسقدر گہرا تعلق ہوتا ہے۔ کہ ہوا کی ذرا سی تبدیلی سے اسکا اثر ہمارے جسم پر ظاہر ہونے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ امیر لوگ صرف تبدیلی ہوا کے لئے دور دور جاتے ہیں۔ غریب اشخاص بھی اگر چاہیں۔ تو ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں یا ایک مکان سے دوسرے مکان میں جا کر فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ بلکہ ایک کمرے سے دوسرے کمرہ میں لیجانے سے بھی مریض کو فائدہ پہنچتا ہے۔

جس گھر سے بیماری دور نہ ہو تو پرانے زمانہ کی مستورات کہا کرتی ہیں۔ کہ وہاں جِنّ بھوت ہیں۔ لیکن یہ محض وہم ہوتا ہے۔ ہاں ہوا کی خرابی کو اگر جِنّ کہدیں۔ تو بیجا نہ ہوگا۔ اس لئے گھر بدل دینے سے ہوا بھی بدل جاتی ہے ÷ (باقی مضمون ملا نہیں)

راقمہ

بنت شیخ محمد عبدالرشید صاحب

احمدیہ بلڈنگ۔ بٹالہ

مصباح کی ترقی

کے لئے میرا خیال ہے کہ مندرجہ ذیل طریقوں پر عملدرآمد کرنے سے مصباح کی موجودہ حالت تبدیل ہو کر اعلیٰ و ارفع ہو سکتی ہے :۔

۱۔ ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے عورتوں کا بیشتر حصّہ تعلیم یافتہ اور اخبار پڑھنے کا شوقین ہے۔ جو بیرونی رسائل و اخبارات بہت شوق سے خریدتی ہیں۔ کیا خوب ہو اگر جماعت کی اہل علم بہنیں اپنی توجہ کو اپنے "واحد اخبار مصباح" کی طرف منعطف کریں۔ مصباح کے لئے عمدہ۔ مفید کارآمد مضامین لکھیں کئی شُہرت پسند بیبیاں جو کسی خاص نمبر کے لئے اپنا زورِ قلم ظاہر کرتی ہیں۔ اگر کوشش کریں تو مصباح کا پرچہ خاص نمبر ظاہری و معنوی صورت میں بے نظیر ہو سکتا ہے۔

۲۔ کثرت اشاعت بھی بہنوں کا کام ہے۔ اگر ہر خریدار مصباح کم از کم ایک ایک دو دو خریدار دینا اپنے ذمّے کریں۔ تو ایک سال کے عرصہ میں اخبار کی اشاعت کافی ہو سکتی ہے۔ موجودہ اشاعت بہنوں کی بے التفاتی سے اسقدر کم ہے۔ جسے ظاہر کرتے بھی شرم لگتی ہے۔

۳۔ اخبار کا ہفتہ وار ہونا میرے خیال میں موجودہ حالت میں ذرا دشوار ہے۔ لیکن جب اشاعت زیادہ اور مضامین دلچسپ۔ مفید کارآمد ہوں تو انشاء اللہ بہت جلد مصباح ہفتہ وار ہو سکتا ہے۔

۴۔ قیمت کا سوال بھی ذرا غور طلب ہے خریداروں میں مختلف طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ کئی ایسے بھی

ہیں جنہیں پانچروپیہ سالانہ قیمت بھی کچھ زیادہ معلوم نہیں ہوتی - اور کئی وہ ہیں - جو بمشکل ڈھائی روپے بھی دے سکتے ہیں - اسکا انتظام کئی اخبار و رسالوں نے "قسم اوّل و قسم دوم" کی صورت میں کیا ہے - جس سے ہر قسم کے لوگ خرید سکتے ہیں - مصباح کے لئے "قسم اوّل و قسم دوم" کا انتظام تو شاید نہ ہو سکے - لیکن (خود) ذی استطا(عت) بہنیں اس طرف توجہ کریں - اور وہ اپنی حیثیت کے مطابق تین - چار پانچ یا چھ روپے جسقدر چندہ مصباح کا دے سکتی ہوں دیں (اسکے متعلق پچھلے دنوں محترمہ امۃ الحفیظ [صاحبہ] شمیم نے بھی تحریک کی تھی) چنانچہ میں خود پانچ روپیہ قیمت سالانہ دیتی ہوں - دیگر بہنیں جو اس تحریک میں شریک ہو کر ثواب حاصل کرنا چاہیں ایڈیٹر صاحب کو مطلع کریں ؁

"ایس - ایس نسیم" کیمل پور

دلچسپ معلومات

(۱) ایک عجیب و غریب مچھلی :-

اخبار ٹائمز آف انڈیا کا بیان ہے کہ ساحل زنجبار واقع مشرقی افریقہ پر ایک ایسی مچھلی پکڑی گئی ہے جسکی دُم پر صاف الفاظ میں ایک طرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور دوسری طرف شان اللّٰہ کے نقش منقوش ہیں - اس مچھلی کی تصویر بھی شائع ہوئی ہے جس پر واقعی یہ الفاظ پڑھے جا سکتے ہیں - یہ مچھلی سلطان زنجبار کے حضور پیش کی گئی جس نے اسے ایک عجائب گھر میں رکھوا دیا ہے -

آٹھ سال پہلے بھی اسی ساحل پر ایک ایسی مچھلی ملی تھی - جو تین ہزار روپے کو فروخت کی گئی تھی ؁

---

(۲) ایجادیں :-

(۱) ڈاکٹر کرٹ نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جسکا تعلق اگر ٹیلیفون مشین سے قائم کر دیا جائے تو وہ تمام گفتگو ایک کاغذ پر لکھ دیتی ہے -

(۲) ایک ایسی مشین ایجاد ہوئی ہے جسے "سوچنے والی مشین" کہتے ہیں - یہ مشین اُن مشکل سوالات ریاضی کو جنکے حل کرنے میں اعلیٰ ریاضی دان مہینوں صرف کر دیں صرف چند منٹوں میں حل کر دیتی ہے - لیکن طلباء بیچاروں کے لئے یہ بالکل مفید نہیں - کیونکہ یہ صرف ایک ہی طریق کے سوالات حل کر سکتی ہے -

(۳) کیپٹن رچرڈز نے ایک پُتلا ایجاد کیا ہے جو بول سکتا - جواب دے سکتا - ہاتھ ملا سکتا - وقت بتلا سکتا اور حکم دینے پر بیٹھ سکتا ہے -

(۴) عام ہوائی جہازوں کے ڈھانچے کا ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جسے اُنکا "بازو" کہتے ہیں - لیکن جرمنی میں ایک ایسا جہاز ایجاد کیا گیا ہے جس کے بازو نہیں ہیں ؁

---

(۳) مِس فوسٹر :-

ایک عورت مِس فوسٹر نامی نے قریباً دو سو آدمیوں سے جو بندوق سے "نشانہ بازی" کے میچ کیلئے جمع ہوئے تھے مقابلہ کرتے ہوئے اوّل درجہ کا انعام حاصل کیا - نشانات دو سو سے لیکر چھ سو گز تک کے فاصلہ پر تھے - ایک سے پانچ نشانوں میں سے ایک سو ایک میں کامیابی

حاصل کی اور صرف چار ہی خطا گئے۔

یہ بات اور بھی عجیب معلوم ہوگی جبکہ یہ کہا جائے کہ دو سو آدمیوں میں صرف یہی ایک عورت تھی۔

(۴) جزائر نکوبار کے اصلی باشندے:-

جزائر نکوبار کے جو انڈمان (کالا پانی) کے جنوب میں واقع ہیں اصلی باشندے بہت وحشی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ عام طور پر ننگے رہتے ہیں لیکن خونخوار بہت ہوتے ہیں۔ چین کے سوداگروں نے ان پر خوب قابو جما رکھا ہے۔ یہ سوداگر معمولی معاوضوں پر ان سے برسوں محنت مشقت کا کام لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک چینی سوداگر نے ایک آدمی سے محض تھوڑی مقدار کی شراب کے لئے پورے دو برس خدمت لی۔ اور اسی طرح سے ایک اور سوداگر نے ایک کرتے کے کپڑے کے لئے ایک غریب کو برسوں ناریل جمع کرنے کا کام سونپ رکھا تھا۔

KHILAFAT LIBRARY

(۵) ایک بہرا اور گونگا چور:-

فیض آباد کی پولیس نے شہر کے مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک ایسے شخص کو پیش کیا جو جنم کا گونگا بہرا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے گرد و نواح میں متعدد نقب زنیاں کی ہیں۔ اور آخری چوری میں تو موقع واردات پر ہی پکڑ لیا گیا تھا۔ مجسٹریٹ کیلئے چونکہ ناممکن تھا کہ اُس پر اُسکے جرم روشن کرسکے لہذا تمام کاغذات اودھ چیف کورٹ میں بھیج دیئے گئے۔

سُنا ہے کہ چیف جج نے اِس دلبر گونگے کو چھ ماہ قید بامشقت کا حکم سُنا دیا ہے۔

(۶) لباس کی وضع قطع کا پیٹنٹ:-

جب کوئی شخص کوئی چیز ایجاد کرتا ہے تو اس غرض سے کہ کوئی دوسرا اسکی نقل کرکے فائدہ نہ اُٹھا سکے اپنی ایجاد کو "پیٹنٹ" کروا لیتا ہے۔ آجتک تو صرف مشینری یا دوسرے اسی قسم کے آلات کا پیٹنٹ ہوتا سُنتے رہے ہیں لیکن اب اخبارات نے نرالا پیٹنٹ سُنایا ہے۔ یعنی مسٹر چارلی چیپلن نے جو امریکہ کا مشہور سینما ایکٹر ہے اپنے ڈھیلے پاجامے۔ لمبے جوتے۔ اور چھوٹی چھڑی وغیرہ کی وضع قطع کا "پیٹنٹ" کرایا ہے۔ تاکہ کوئی دوسرا ایکٹر اسکے لباس کی نقل نہ کرسکے۔

(۷) بارود کی طاقت:-

کا یون بے کی پتھر کی کانوں میں گذشتہ ایام میں بارود کے ذریعہ ایک اتنی بڑی چٹان اُڑائی گئی جسکی مثال دنیا میں آجتک نہیں ملتی۔ دو سو فٹ لمبی اور ایک سو فٹ گہری چٹان جسکا کم سے کم چالیس ہزار ٹن وزن ہوگا ہوا میں اُڑ کر دھم سے زمین پر آ رہی۔ اس عمل میں ساڑھے تین ٹن بارود استعمال ہوا۔

ہزاروں تماشائی موقع پر موجود تھے۔

(۸) ایک بڑی قد و قامت کا ہیرا:-

ایک افریقن ملازم کو بارکلی کی کانوں کے قریب

KHILAFAT LIBRARY

ایک ہیرا ملا - جسکا قد انڈے کے برابر تھا - کہ ہیرے کے ایک تاجر نے اس ہیرے کے لئے چار ہزار پانچسو پونڈ پیش کیئے ہیں *

(۹) رومن حکومت کے زمانے کے سکے انگلستان میں -

انگلستان میں ایک لڑکے کو ایک قطعہ زمین کھودتے ہوئے پانچ چھ سو کے قریب چاندی کے سکے ملے جو اچھی حالت میں ہیں۔ یہ سکے رومن زمانہ کے ہیں۔ اور عجائب خانہ نے انکی صحت کی تصدیق کی ہے - انکی شکل چھ پنس کے برطانی سکے سے ملتی جلتی ہے *

(۱۰) ایک خوفناک وباء -

اخبار اتحاد مشرقی اطلاع دیتا ہے - کہ چاہ آب کے گاؤں میں جو بدخشاں کے قریب ہے - ایک عجیب و غریب وباء معرض ظہور میں آئی ہے - روزانہ تیس پینتیس آدمی مرتے ہیں - اور دیہ مذکور کی تقریباً نوے فیصدی آبادی بیمار ہے - لیکن طرہ یہ کہ بیماروں میں زیادہ عنصر آدمیوں کا ہے ... ... اور آدمیوں کی کمی کی وجہ سے مستورات مُردوں کی تکفین انجام دے رہی ہیں *

(۱۱) جاپان کی عدالتوں میں جیوری کے نظام کا نفاذ -

جاپان نے بھی اپنی عدالتوں میں جیوری کا طریق کار جاری کر دیا ہے *

(۱۲) مسٹر چرچل اور مکان کی تعمیر -

حکومت انگلستان کے وزیر مال مسٹر چرچل آجکل رخصت پر ہیں اور اپنے گھر کے احاطہ میں ایک نیا مکان تعمیر کرا رہے ہیں اُن تمام مزدوروں میں سے جو تعمیر میں لگے ہوئے ہیں ایک یہی مسٹر چرچل بھی ہیں جو نہایت شوق اور محنت سے اپنا مکان آپ تعمیر کر رہے ہیں'' اسی اثنا میں اُنہوں نے اینٹ کی چنائی کا کام سیکھ لیا ہے اور بڑی پھرتی سے اینٹیں لگائے جا رہے ہیں۔ مسٹر بارز نے جو تعمیر کے انچارج مستری ہیں صاحب موصوف کی ان الفاظ میں تعریف کی ہے کہ ''وہ ایک منٹ میں ایک اینٹ بٹھا دیتے ہیں جو ایک نوآموز معمار کے لئے تسلی بخش ترقی ہے''

وزیر مال مسٹر چرچل اپنے ساتھی مزدوروں کے ساتھ ٹھٹھا مخول بھی کرتے ہیں - اور ہنستے کھیلتے تمام دن محنت سے کام کیئے جا رہے ہیں *

(۱۳) ریگستان کا سفر -

ریگستان میں راستہ بھول جانا معمولی بات ہے۔ محمود غزنوی جب سومنات کا قلعہ فتح کر کے واپس افغانستان جا رہا تھا کہ سندھ کے ریگستان میں راستہ بھول گیا اور اسکے بیشتر ہمراہی بھوک و پیاس کی نذر ہو گئے - یہ تو پرانے زمانے کا ذکر ہے - لیکن آجکل کے روشنی اور تہذیب کے زمانے میں بھی ایسے واقعات کی کمی نہیں ہے چنانچہ پچھلے دنوں مصر کے شاہی خاندان کے ایک فرد نے مع دو ہمراہیوں کے شکار و سیاحت کی غرض سے موٹر میں سوار ہو ریگستان کا رخ کیا - اور پھرتے پھرتے کچھ ایسی دُور نکل گئے کہ راستہ گم ہو گیا - رہبر کو صحرا میں پٹرول

اور پانی کی تلاش کیلئے روانہ کیا جو خود رستہ بھول گیا اور بڑی مشکل سے قاہرہ پہنچ کر واقعہ سے اطلاع دی اور ایک آن کی آن میں ہوائی جہاز تلاش کو نکل کھڑے ہوئے مگر ناکامی ہوئی۔ آخر ایک جہاز نے جو ذرا کم بلندی پر اُڑ رہا تھا ایک آدھے ننگے آدمی کو کپڑے سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا اور یہ اُن شکاریوں میں سے ایک تھا۔ بعد ازاں سب کو دریافت کر لیا گیا۔

شکاری جو بیچارے پیاس کے مارے ادھ موئے ہو رہے تھے قاہرہ کے ہسپتال میں لیجائے گئے۔ جہاں وہ زیر علاج ہیں۔ اُنکی حالت اب رُوبہ ترقی ہے۔ اور اُنکا بیان ہے کہ "پانی کے ذخیرہ کے ختم ہو جانے پر ہم نے اپنے بازوؤں کو کاٹ کر لہو چوسنا شروع کیا تھا۔ لیکن جب اس طرح سے بھی تسلی نہ ہوئی تو ہم نے صلاح کی کہ ہم میں سے ایکدوسرے دو کو نشانہ بندوق بنا کر بعد ازاں خود بھی گولی مار کر اپنے آپکو اور بے تا کہ اس عذاب جہنم سے چھٹکارا ہو۔ لیکن موٹر ڈرائیور نے اس صلاح سے اتفاق نہ کیا۔ ابھی یہ ردو کد جاری تھی کہ آسمان سے گھوں گھوں کی آواز سنائی دی اور یہ وہ ہوائی جہاز تھا جس نے ہم کو بچایا"۔

(۱۴) ایک بچھڑے کا قتل :-

مہاتما گاندھی کے آشرم میں ایک بچھڑا جو کچھ بیمار سا تھا اور جسکا جانبر ہونا ناممکن تھا۔ مہاتما جی کے ارشاد سے مار دیا گیا تا کہ لمبے دکھ سے نجات پا جائے۔ اس معمولی سے واقعہ نے احمد آباد کے ہندوؤں میں ایک طوفان برپا کر دیا ہے۔ اجلاس منعقد ہو رہے ہیں جنمیں مہاتما جی کے اس فعل کی مذمت کیجا رہی ہے۔

ایک بچھڑے کے قتل کے لئے جو محض اسکی بھلائی کیلئے تھا برادران وطن نے ایسا جوش دکھلایا ہے۔ لیکن افسوس کہ آپس کی سر پھٹول میں جو بیسیوں بے گناہ انسان مارے جاتے ہیں اُن پر کچھ غور نہیں کیا جاتا۔

(۱۵) مانٹریال اور نیویارک کے درمیان ہوائی سلسلہ ڈاک -

مانٹریال واقع کینیڈا اور نیویارک واقع امریکہ کے درمیان ہوائی سلسلہ ڈاک قائم ہو گیا ہے۔ ڈاک کا پہلا ہوائی جہاز جب مانٹریال سے روانہ ہوا تو پچاس کے قریب دوسرے ہوائی جہاز تھوڑے فاصلہ کیلئے اسکے ہمرکاب تھے۔ اسی جہاز میں ایک ریچھ کا بچہ بھی تھا جسکے گلے میں مانٹریال کے صدر بلدیہ کی طرف سے نیویارک کے بلدیہ کی طرف مبارکباد کا ایک خط بندھا تھا۔

(۱۶) سنگاپور سے انگلینڈ موٹر میں :-

ملایا میں سکونت رکھنے والے دو اشخاص حال ہی میں ایک موٹر میں جو سیکنڈ ہینڈ ہے اور آج تک ۸۰۰۰ میل کا سفر کر چکی ہے سنگاپور سے انگلینڈ تک کا سفر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آجکل وہ ہندوستان میں ہیں جہاں سے وہ براستہ افغانستان۔ ایران اور سائبیریا یورپ میں داخل ہونگے۔ افغانستان اور ایران کے بعض ایسے علاقوں میں بھی انکا گذر ہو گا جہاں کے باشندوں نے اس سے پہلے کبھی موٹر دیکھی بھی نہیں۔

(۱۷) کوہ نور ہیرا :-

کوہ نور مشہور ہیرا ہے جو سنہ ۱۵۲۶ء میں پانی پت کی لڑائی کے بعد ابراہیم لودھی کی بوڑھی ماں نے کانپتے ہاتھوں سے بابر فاتح اعظم کے سپرد کیا تھا۔ اور یہ وہی ہیرا تھا جسکو ہمایوں نے ہمایوں کی بیماری پر اسکے نام پر نچھاور کرنے کیلئے بابر کو اشارہ کیا تھا۔ آخر یہی ہیرا سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد کسی طرح مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پاس چلا گیا تھا۔ جہاں سے پھر ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھ لگا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے اسے ملکہ وکٹوریا کے سپرد کر دیا۔ اور یہی مشہور ہیرا اب شہنشاہ جارج پنجم کے قبضہ میں ہے۔ یہ تو مختصر سی روئداد ہے۔ لیکن سنا گیا ہے کہ اس ہیرے کی مکمل داستان کی فلم اتاری جانیوالی ہے۔ جسکے لئے عظیم الشان تیاریاں ہو رہی ہیں۔

خاکسار ع - ن از بھاؤنگر (کاٹھیاواڑ)

ایک حیرت انگیز سچا افسانہ

KHILAFAT LIBRARY

پولینڈ کے مقام لوونز میں لانگ فز نامی ایک سوداگر رہتا تھا جس کی پہلی شادی سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھے تنگدستی اور عسرت سے عاجز آکر یہ شخص تن تنہا سنہ ۱۹۰۲ء میں ریاستہائے متحدہ امریکہ چلا گیا۔ وہاں وہ ایک کارخانہ میں ملازم ہو گیا۔ اور اس دوران میں اگرچہ اپنے گھر والوں کو اپنی تنخواہ سے کچھ روپیہ بھیجتا رہا مگر اسکی بیوی کے لئے طویل جدائی شاق گذری۔ اور وہ کچھ عرصہ تک علیل رہ کر مر گئی۔

تھوڑے ہی دنوں میں لانگ فز کا بخت خفتہ بیدار ہوا اور اسکی حالت سنبھلنا شروع ہوئی۔ اس کا کاروبار چمک گیا۔ جس سے وہ ایک بڑی دولت کا مالک ہو گیا۔ لیکن اپنی پیاری بیوی کی دائمی جدائی کا صدمہ ایسا شدید تھا کہ اس نے پھر پولینڈ کو بالکل فراموش کر دیا۔ اس عرصہ میں اس کے خوردسال بچے ایک رشتہ دار کے پاس رہے۔ انقلاب زمانہ سے لانگ فز کو بچوں کا خیال بھی نہ رہا۔ نہ اس نے کوئی خط بھیجا۔ گویا باپ نے اولاد کو اور اولاد نے باپ کو سمجھ لیا کہ مر گئے ؎

ایک طرف لانگ فز نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں سکونت اختیار کرلی۔ اور نہایت عیش و آرام کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگا۔ یہاں لانگ فز نے دوسری شادی کرلی۔ جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ لیکن اسکی یہ دوسری زوجہ بھی لڑکی پیدا ہوتے ہی مر گئی۔ دوسری طرف پولینڈ کا حال سنئے۔ کہ یہاں بچوں نے باپ کے مفقود الخبر ہو جانے اور ماں کے مرنے کے بعد اپنے تجارت پیشہ اعزا کے ساتھ رہ کر پرورش پائی۔ لڑکی ایک درزی کی دکان پر کام سیکھنے لگی۔ اور لڑکا سوت کاتنے کے کارخانہ میں ملازم ہو گیا۔ یہ دونوں بہن بھائی ایک ساتھ رہے۔

لانگ فز کے لڑکے (یعنی نوجوان لانگ فز) کو اس زمانہ میں تجارت سے نفع کثیر پہنچا۔ اور وہ ملازمت چھوڑ کر کاروبار کرنے لگا۔ اس کاروبار میں نوجوان لانگ فز کو بے انتہا فائدہ ہوا۔ اب وہ عیش و آرام کے ساتھ رہنے لگا۔ اور اسکی اقبالمندی کا یہ عالم تھا۔ کہ اگر وہ مٹی کو ہاتھ لگاتا تھا تو وہ سونا ہو جاتی تھی۔ اور اوائل عمر ہی میں وہ ایک غریب لاوارث بچے سے امیر الامرا بن گیا اس وقت وہ لودز سے وائنا (پایہ تخت آسٹریا) چلا گیا۔ اور وہاں اس نے اپنی بہن مس لانگ فز کو بھی بلا لیا اب مس لانگ فز بھی جوان ہو گئی تھی۔ جوانی نے اس کے حسن و جمال کو دوبالا کر دیا تھا۔ اور یہ حسینہ نہایت عیش و عشرت کے ساتھ وی آنا میں رہنے لگی۔ اور ان دونوں بہن بھائیوں نے بھی اپنے وطن کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیا ؎

وائنا میں کچھ عرصہ رہ کر نوجوان لانگ فز کو سیر و سیاحت کا شوق ہوا۔ اور وہ فلسطین چلا گیا۔ اسکی بہن وائنا ہی میں رہ گئی۔ نوجوان لانگ فز نے کئی ماہ بیت المقدس میں قیام کیا۔

اتفاقاً امریکہ میں بوڑھے لانگ فز کی تیسری اولاد جو ایک لڑکی تھی۔ جوان ہو گئی۔ اور بڈھے لانگ فز نے جب اس کا کاروبار تجارت بہت بڑھ گیا۔ اپنا نام بدل دیا۔ اس نے لفظ "لانگ فز" کو ترک کر دیا۔ اور اپنا نام انگریزی نام کے طور پر رکھا جیسا کہ امریکہ میں

مشرقی یورپ سے آئے ہوئے لوگ عموماً کیا کرتے ہیں چھوٹی لڑکی نے جب ہوش سنبھالا۔ تو اپنے باپ کا نیا انگریزی نام جان سنا۔ اس کو کچھ خبر نہ تھی کہ پولینڈ اس کا آبائی وطن ہے۔ جہاں اس کے سوتیلے بہن بھائی رہتے ہیں؛

اپنی سالگرہ کی تقریب میں یہ نوجوان لڑکی بھی بطور سیر و تفریح یروشلم گئی۔ جہاں ایک نوجوان شخص سے اسکی ملاقات ہوگئی۔ جو آسٹریا سے آیا تھا۔ اس نوجوان کا مردانہ حسن لڑکی کے دل میں کھُب گیا۔ اور آسٹریا کا کاروباری خوبصورت نوجوان اور امریکن نوعمر دوشیزہ ایک دوسرے کی محبت میں ایسے گرفتار ہوئے۔ کہ انہوں نے شادی کرنے کا مستحکم وعدہ کرلیا۔ مگر مشکل یہ درپیش تھی۔ کہ لڑکی کا باپ موجود نہ تھا۔ اس لئے (بڈھے لانگ فز) جان کو بذریعہ تار بلایا گیا۔ باپ نے یروشلم پہنچ کر دیکھا۔ کہ لڑکی جس سے شادی کرنا چاہتی ہے وہ وائنا کا رہنے والا پولینڈ کی رنگت و نسل کا ایک امیر کبیر خوبصورت نوجوان ہے۔ جو اسکی دامادی کے لئے ہر طرح موزون تھا۔ وہ فوراً رضامند ہوگیا؛

اس کے بعد ہی اس نوجوان نے وائنا سے اپنی بہن کو بھی بلایا۔ نوجوان لانگ فز کی خوبصورت سیاہ چشم سنہرے بالوں والی بہن کی صورت بہت دلآویز اور دلکش تھی۔

ابھی جان کی دختر کی شادی کا معاملہ درپیش ہی تھا کہ جان کا دل داماد کی بہن پر آگیا۔ اور اس نے فوراً اس خوبصورت دلربا کو شادی کا پیغام دیدیا۔ اور باوجود تفاوت عمر مس لانگ فز رضامند ہوگئی۔ اور بوڑھے جان کے ساتھ اس آسٹروی حسینہ کا عقد ہوگیا اور اسی کے ساتھ نوجوان لانگ فز کا جان کی دختر سے عقد ہوگیا۔ اور یہ چاروں دولہا دلھن خوشی خوشی امریکہ چلے گئے؛

عارضی مسرت کا انجام اس طرح حسرت و اندوہ پر ختم ہوتا ہے۔ کہ ایک روز بر سبیل تذکرہ شوہروں اور بیویوں میں کچھ پولینڈ کا تذکرہ آگیا۔ جان یعنے بڈھے لانگ فز کی نوجوان زوجہ نے اپنے بچپن کے واقعات اس درد انگیز لہجہ میں بیان کئے۔ کہ بڈھے لانگ فز (جان) کا کلیجہ دھک سے ہوگیا۔ اور زمین اس کے پیروں تلے سے نکل گئی۔ اسی وقت ایک اور آفت آئی۔ کہ پولینڈ والے آسٹروی نوجوان نے بہن بھائی دونوں کے واقعات وضاحت کے ساتھ دہرا دیئے۔ اور اس طرح یہ راز آشکارا ہوگیا۔

بڈھا لانگ فز ان واقعات کی تصدیق کے لئے لودز روانہ ہوا۔ اور وہاں جاکر جب اسے معلوم ہوا کہ اسکی موجودہ زوجہ اسکی وہ خورد سال بچی ہے۔ جس کو بحالت صغر سنی پولینڈ چھوڑ آیا تھا۔ تو اسکی خجالت و ندامت کی کوئی حد نہ رہی۔ ایک طرف تو باپ نے خود اپنی دختر سے دوسری طرف بھائی نے اپنی سوتیلی بہن سے عقد کیا۔ اس انکشاف راز کا افسوسناک انجام یہ ہوا کہ ان چاروں نے خودکشی کرکے اپنی شرمناک زندگی پر پردہ ڈال دیا ؎

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

KHILAFAT LIBRARY

حل معمہ جات

۱۵ اکتوبر ۱۹۲۸ء کے مصباح میں تین معمے چھپے تھے یہ معمے علمی اور دینی تھے۔ مگر بہت کم بہنوں نے ان کے حل میں حصہ لیا ہے۔ معمہ اول کے پانچ جواب آئے ہیں جن میں سے چار صحیح ہیں۔

(۱) امۃ الرحمان بنت منشی غلام حیدر صاحب تلونڈی راہوالی

(۲) سردار بیگم - برنالہ - ریاست پٹیالہ

(۳) رسول بی بی اہلیہ چودھری عبد الغفور صاحب کنہ مراڑہ

(۴) عشرت بیگم - سنور - ریاست پٹیالہ

شکل معمہ یوں تھی :-

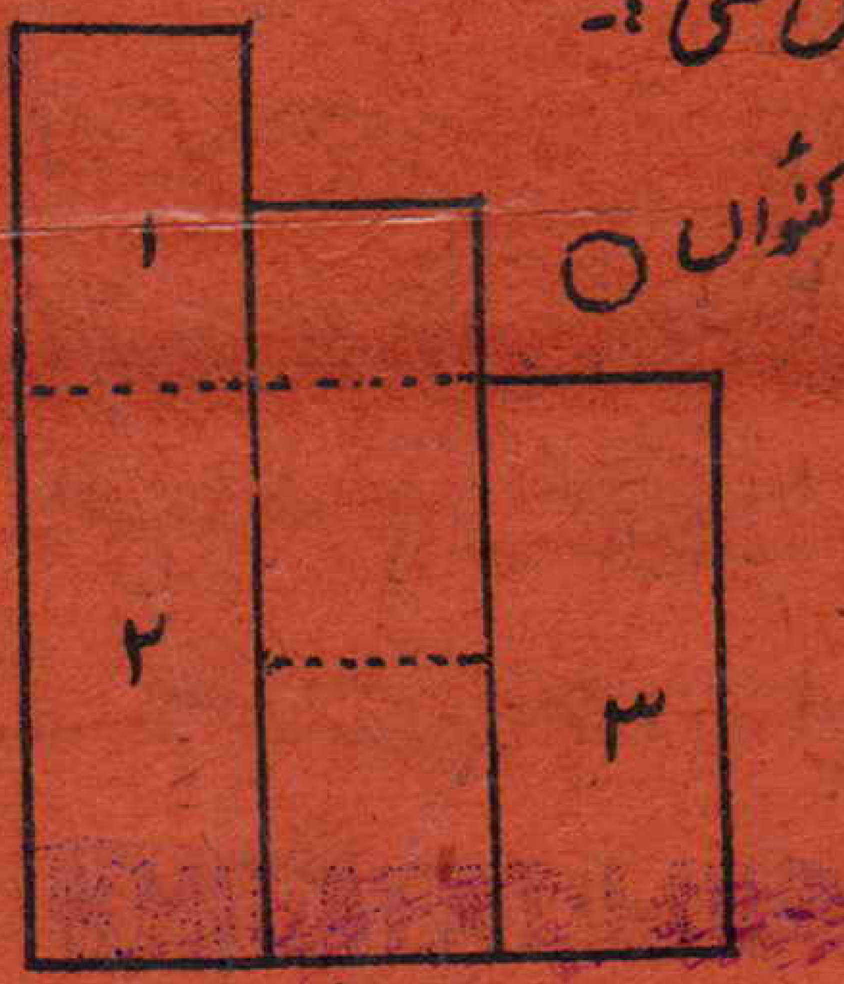

تقسیم کرنے سے یوں شکل ہو جائیگی - دیکھ لیجئے ٹکڑے برابر برابر اور ہمشکل ہیں اور پانی بھی تینوں کی زمینوں کو ایک ہی جگہ سے لگ گیا ہے اور ایک دوسرے کی زمین سے گذر کر نہیں گیا۔

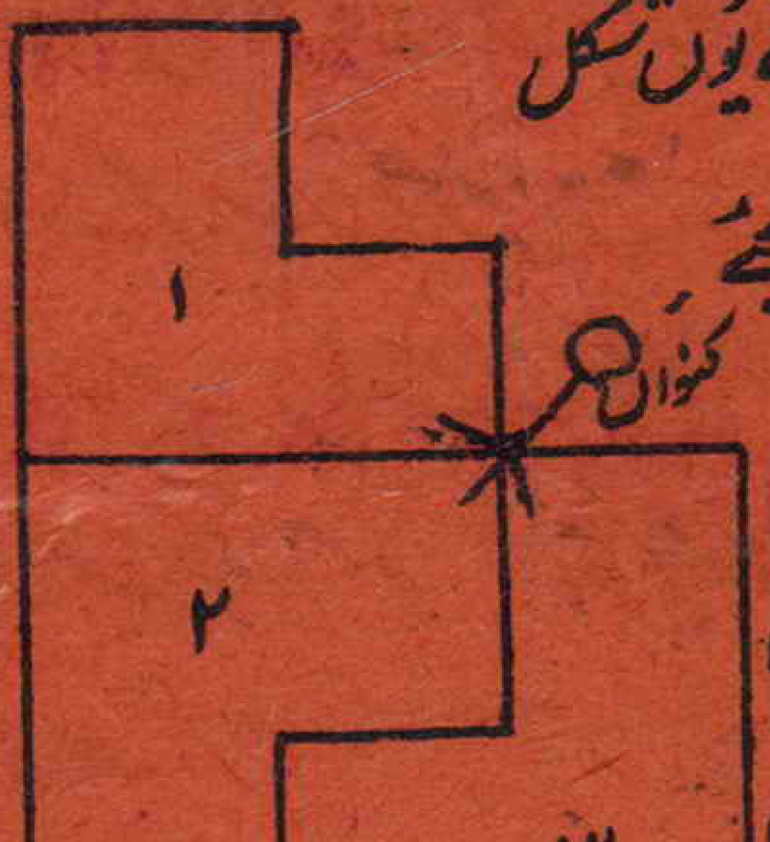

انعام درثمین فارسی عـ۶ بزدہ امۃ الرحمان بنت منشی غلام حیدر صاحب کو بھیجا گیا ؎

دوسرے معمہ کا جواب :- ایس - ایس نسیم کیمل پور اور عشرت بیگم سنور - ریاست پٹیالہ نے دیا ہے - دونوں کا صحیح ہے - جواب یہ ہے :-

(۱) محمد رسول اللہ (۲) ابراہیم خلیل اللہ (۳) موسیٰ کلیم اللہ (۴) عیسیٰ روح اللہ (۵) غلام احمد نبی اللہ (۶) ابوبکر صدیق (۷) عمر فاروق (۸) عثمان ذوالنورین (۹) علی شیر خدا (۱۰) نور الدین اعظم (۱۱) بشیر الدین محمود احمد - (۱۲) خالد سیف اللہ ؎

دارالامان کی خبریں

ریلوے سٹیشن کے کوارٹر قریبا مکمل ہیں۔ بکنگ آفس اور برآمدے پر چھت پڑ چکی ہے۔ ویٹنگ ہال کی چھت کا کام ہو رہا ہے پلیٹ فارم پر مٹی قریب تکمیل ہے۔ سیمنٹ کی سلیں لگ رہی ہیں پلیٹ فارم کے آدھے حصے پر دو طرف دیوار ہے۔ مغربی دیوار کے متصل مال گاڑی کی لائن ہے۔ اور ایک چھوٹا سا پلیٹ فارم مال اتارنے کے لئے غربی جانب بنایا جائیگا۔ تار کے کھمبے سٹیشن کے قریب تک لگائے جا چکے ہیں۔ اسی ریلوے تار کو محلہ دارالرحمت سے اوپر اوپر ڈاک خانہ قادیان سے ملا دیا گیا ہے۔ اور پہلے کھمبے اکھیڑ دئے گئے ہیں۔ نہر کا پل مکمل ہو گیا ہے۔ ریلوے لائن کی جڑائی نہر سے آگے ہو رہی ہے۔ امید ہے کام کرنے والے ۱۵ نومبر تک قادیان ریلوے سٹیشن پر پہنچ جائیں گے ؎

۲۔ افسوس ہے کہ ہمارے مبلغ انگلستان امام مسجد لنڈن خان صاحب منشی فرزند علی خان صاحب کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ اس کے چند روز بعد ہی آپ کے والد مولوی عمر الدین صاحب بھی فوت ہو گئے۔ اللھم اغفر لھما

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

خواتین جماعت احمدیہ نو ہزار روپیہ جلد جمع کر دیں

چار ہزار انگلستان کے انگریز مبلغ کے لئے

پانچ ہزار سے پچھلے بجٹ کی کمی پوری ہوگی

ہر مقام سے مصباح کے لئے رپورٹ بھجوائی جائے

KHILAFAT LIBRARY

رپورٹ جلسہ لجنہ اماء اللہ دہلی

آج بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۳۸ء کو لجنہ اماء اللہ دہلی کا ماہواری اجلاس بمکان بابو اعجاز حسین صاحب بوقت تین بجے دن کے شروع ہوا۔ اللہ کے فضل سے خواتین احمدیہ بڑے جوش سے شریک جلسہ ہوتی ہیں اور اپنے فرائض کو بڑی خوشی سے پورا کرتی ہیں۔ ممبرات کے مختلف مضامین پر لیکچر ہوتے ہیں۔ اب کے جلسہ میں تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب اہلیہ غلام حسین صاحب نے سیرت نبوی پر مضمون پڑھا۔ اور جناب اہلیہ شفیع احمد صاحب نے خاتم النبیین پر لیکچر دیا خاکسارہ کا لیکچر نبی کی شناخت اور چندہ برائے مسجد لنڈن کی تحریک پر تھا اس کے بعد والدہ صاحبہ منیر احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا مضمون جو مصباح میں چندہ کے بارے میں شائع ہوا ہے وہ سنایا۔ پھر سارہ خاتون۔ امۃ خاتون۔ مبارکہ سلطان امۃ القدیر نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد چندہ ماہواری جمع ہونے کے بعد مسجد لنڈن کا چندہ وصول کیا گیا جس میں سے چار بہنوں نے اور خاکسارہ نے تو اسی وقت دیدیا۔ اور دو نے رقم چندہ لکھا دیا جنہوں نے چندہ دیدیا۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:۔

جناب حسن زمانی بیگم صاحبہ پریذیڈنٹ	انگوٹھی طلائی یک عدد
" نواب بیگم صاحبہ	انگوٹھی طلائی یک عدد
" محبوبہ بیگم صاحبہ	" "
خاکسارہ اے ایم شمیم	پانچ روپے نقد
امۃ السلام صاحبہ	بالیاں نقرئی ۲ دو عدد

باقی چندہ کی وصولی پر اب قادیان روانہ کر دیا جائے گا۔

اے۔ ایم۔ شمیم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی

(بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)